میلاد النبی کے روز تقسم کردہ اشیاء کھانے کا حکم

أكل الطعام الذي يوزع يوم المولد النبوي الشريف

[اردو- أردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

میلاد النبی کے روز تقسم کردہ اشیاء کھانے کا حکم

کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کے سلسلہ میں تقسم کردہ اشیاء اور کھانے وغیرہ کھانا جائز ہیں ؟

کچھ لوگ اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ابو لہب نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد میں لونڈی آزاد کی تو اللہ تعالی نے اس روز اس کے عذاب میں کی کردی ؟

الحمد للہ

اول:

شریعت اسلامیہ میں کوئی ایسی عید نہیں جسے عید میلاد النبی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہو، اور پھر صحابہ کرام اور نہ ہی تابعین عظام حتی کہ آئمہ اربعہ اور دوسرے بھی اپنےدین میں اس دن کو جانتے تك نہ تھے، بلکہ اس عید کو تو باطنیہ میں سے بعض جاہل اور بدعتی لوگوں نے ایجاد کیا، اور پھر لوگ اس بدعت پر عمل کرنے لگے اور ہر دور اور جگہ علماء کرام اس کو برا جانتے اور اس سے روکتے رہے.

اس بدعت کے متعلق تفصیلی انکار ہماری اسی ویب سائٹ پر درج ذیل سوالات کے جوابات میں بیان ہو چکا ہے آپ ان کا مطالعہ ضرور کریں:

سوال نمبر (10070) اور (13810) اور (70317).

دوم:

اس بنا پر اس دن جو اعمال بھی لوگ اس سے خاص کرتے ہیں وہ حرام اور بدعت اعمال میں شمار ہوتے ہیں، کیونکہ وہ ہماری اس شریعت میں اس بدعتی عید کو جاری کرنا چاہتے ہیں، مثلا جشن منانا یا کھانے وغیرہ تقسیم کرنے جیسےاعمال.

شیخ فوزان اپنی کتاب " البیان لاخطاء بعض الکتاب " میں بیان کرتے ہیں:

" كتاب و سنت ميں اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كے مشروع كردہ اعمال پر چلنے اور دين ميں بدعت ايجاد كرنے كى ممانعت كسى پر مخفى نہيں.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

{كہہ ديجئے اگر تم اللہ تعالى سے محتب كرنا چاہتے ہو تو ميرى (محمد صلى اللہ عليہ وسلم كى) پيروى اور اتباع كرو اللہ تعالى تمہيں اپنا محبوب بنا لےگا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا}.

اور ايك مقام پر اس طرح فرمايا:

{تم اس كى پيروى كرو جو تمہارے رب كى طرف سے تمہارى طرف نازل كيا گيا ہے، اور اللہ تعالى كو چھوڑ كر كسى اور كى اتباع مت كرو تم لوگ تو بہت ہى كم نصيحت پكڑتے ہو} الاعراف (3).

اور ايك مقام پر ارشاد ربانى ہے:

{اور يہ كہ يہ دين ميرا راستہ ہے جو مستقيم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسرى راہوں پر مت چلو كہ وہ راہيں تم كو اللہ كى راہ سے جدا كر ديں گى} الانعام (153).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" يقينا سب سے سچى بات كتاب اللہ ہے، اور سب سے بہتر اور اچھا طريقہ محمد صلى اللہ عليہ وسلم كا ہے، اور سب سے برے امور دين ميں بدعات كى ايجاد ہے "

اور ايك دوسرى حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس كسى نے بھى ہمارے اس دين ميں كوئى نئى چيز ايجاد كى جو اس ميں سے نہيں ہے تو وہ مردود ہے "

اور مسلم شريف كى روايت ميں ہے:

" جس كسى نے بھى كوئى ايسا عمل كيا جس پر ہمارا حكم نہيں تو وہ عمل مردود ہے "

اور لوگوں نے جو بدعات ایجاد کی ہیں ان میں ربیع الاول کے مہینہ میں میلاد النبی کا جشن منانا بھی شامل ہے اور لوگ اس جشن کو منانے میں کئی انواع اور اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں:

کچھ لوگ تو صرف اس جشن کو اجتماع بناتے ہیں اور اس میں اکٹھے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا قصہ پڑھتے ہیں، یا پھر اس مناسبت سے تقاریر اور قصیدے پڑھتے ہیں.

اور کچھ لوگ اس مناسبت سے کھانا وغیرہ اور مٹھائی تیار کر کے حاضرین کو پیش کرتے ہیں.

اور کچھ لوگ مساجد میں قیام کرتے ہیں، اور کچھ لوگ اپنے گھروں میں قیام اور عبادت کرتے ہیں.

اور کچھ ایسے بھی ہیں جو مندرجہ بالا امور پر ہی اقتصار اور بس نہیں کرتے بلکہ ان کا یہ اجتماع اور امور حرام اور برائیوں پر مشتمل ہوتا ہے جس میں مرد و عورت کا اختلاط اور رقص و سرور کی محفل اور گانا بجانا بھی شامل ہے، یا پھر وہ شرکیہ اعمال مثلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ اور آپ کو دشمن کے خلاف مدد کےلیے پکارتےہیں.

اور یہ سب اشکال و انواع اور اس کے کرنے والوں کے مختلف اغراض و مقاصد مختلف ہونے کے باوجود بلاشك و شبہ یہ حرام اور بدعت ہے جو دین میں قرون مفضلہ کے کئی دور کے بعد ایجاد کی گئی ہے.

اس بدعت کو ایجاد کرنے والا سب سے پہلا شخص ملك المظفر ابو سعید کوکپوری ہے جو چھٹی صدی کے آخر یا ساتویں صدی کےشروع میں اربال کا بادشاہ تھا، جیسا کہ مؤرخین مثلا ابن کثیر اور ابن خلکان وغیرہ نے ذکر کیا ہے.

اور ابو شامہ کہتے ہیں:

موصل میں اس کو منانے والا سب سے پہلا شخص عمر بن محمد ملا تھا جو صالحین میں سے ایك صالح مشہور ہے، اور اربل كے بادشاہ نے اس كی پیروی میں یہ جشن منایا تھا.

دیكھیں: البیان لاخطاء بعض الكتاب (268 - 270).

حافظ ابن كثیر رحمہ اللہ ابو سعید كوكپوری كے ترجمہ میں كہتے ہیں:

" یہ شخص ربیع الاول میں میلاد النبی كا بہت بڑا جشن منایا كرتا تھا...

پھر كہتے ہیں: سبط كا كہنا ہے: مظفر كے جشن میلاد النبی میں حاضر ہونے والوں میں سے ایك كا بیان ہے كہ: اس جشن اور كھانے میں ملك مظفر پانچ ہزار بكرے اور دس ہزار مرغیاں بھون كر اور ایك لاكھ زبدیہ اور تیس ہزار حلوے كی پلیٹیں پیش كرتا....

یہاں تك كہتے ہیں:

اور صوفیوں كے لیے ظہر سے فجر تك محفل سماع قائم كرتا اور ان كے ساتھ خود بھی رقص كرتا تھا " اھـ

دیكھیں: البدایۃ (13 / 137).

اور وفیات الاعیان میں ابن خلكان كہتے ہیں:

" اور جب صفر كے ابتدائی ایام شروع ہوتے تو وہ ان قبوں كو مختلف قسموں كے قمقموں اور فخریہ زیبائش سے مزین كرتے، اور ہر قبے میں ایك گروپ گانے والا اور ایك گروپ ارباب خیال اور ایك گروپ كھیل تماشہ كرنے والا بیٹھتا، اور ان طبقات میں (قبوں كے طبقہ میں سے) سے كوئی طبقہ خالی نہ چھوڑتے بلكہ اس میں گروپ مرتب كرتے " اھـ

دیكھیں: وفیات الاعیان (3 / 274).

تو پھر اس دن بدعتی لوگ جو سب سے بڑا كام كرتے ہیں اور اس كا احیاء كرتے ہیں وہ مختلف قسم كے كھانے پكا كر تقسیم كرنا اور لوگوں كو كھانے كیدعوت دینا ہے،

اس لیے اگر مسلمان اس عمل میں شریك ہو كر ان كا كھانا كھائے اور ان كے دستر خوان پر بیٹھے تو بلا شك و شبہ وہ اس بدعت كو زندہ كرنے میں معاون اور شریك ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم نیكى و بھلائى كے كاموں میں ایك دوسرے كا تعاون كرتے رہو اور برائى و گناہ اور ظلم و زیادتى میں ایك دوسرے كا تعاون مت كرو المآئدۃ (2).

اسى لیے اہل علم كے فتاوى جات میں اس روز اور بدعتیوں كے دوسرے تہواروں میں تقسیم كیا جانے والا كھانا اور اشیاء تناول كرنے كو حرام بیان كیا گیا.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال كیا گیا:

میلاد النبى كے موقع پر ذبح كردہ گوشت كھانے كا حكم كیا ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" اگر تو وہ میلاد والے (یعنى جس كا میلاد منایا جا رہا ہے) كے لیے ذبح كیا گیا ہے تو یہ شرك اكبر ہے، لیكن اگر اس نے كھانے كے لیے ذبح كیا ہے تو اس میں كوئى حرج نہیں، لیكن اسے كھانا نہیں چاہیے، اور نہ ہى مسلمان اس مجلس اور میلاد میں حاضر ہو تا كہ وہ برائى كا عملى اور قولى طور پر انكار كر سكے؛ لیكن اگر وہ انہیں نصیحت كرنے اور اس بدعت كو بیان كرنے كےلیے وہاں حاضر ہو لیكن اس میں سے كچھ نہ كھائے " انتہى.

دیكھیں: مجموع الفتاوى (9 / 74).

ہمارى اس ویب سائٹ پر اس سلسلہ میں كچھ فتاوى جات موجود ہیں، آپ درج ذیل سوالات كے جوابات كا مطالعہ ضرور كریں.

سوال نمبر (7051) اور (9485).

واللہ اعلم .